کلکی اوتار کی سواری

کلکی وہان یا کام دھین

دراصل براق ہے

*

دیندار انجمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہِ الکریم

کئی ہزار سال پہلے " بھاگوت سکندہ ۹ میں جگت گرو کلکی اوتار کی سواری کو بعینہٖ براق کی شکل میں دکھایا گیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے ۔

مدراس (بھارت) سے جو انگریزی روزنامہ " ہندو (HINDU) " شائع ہوتا ہے اس کے سرورق پر اسی کلکی وہان یا کام دھین کا مونوگرام براق کی ہو بہو شکل میں چھپا ہوتا ہے بیچ میں سورج اور آزو بازو ہاتھی اور براق ہیں ۔

گویا اس بات کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے کہ سورج نارائن یعنی سراجاً منیرا (کلکی اوتار) کی مادی حکومت کا مظہر ہاتھی ہے اور روحانی معراج کی سواری براق ہے یعنی سوراج اور معراج دونوں کا کمال کلکی اوتار پر ایمان لانے پر منحصر ہے اور یقیناً ہندوستان پر یہی کچھ وقوع پذیر ہوگا ۔ اس کے لئے برھم (رحمٰن) ، وشنو (رحیم) ، رُدر (مالکؐ) تینوں طاقتوں کا استعمال ہوگا ۔ اس سلسلے میں بارہ لاکھ یاگیوں کے دھرم یدھ (دین کے لیے جہاد) کرنے کی بشارت ہے ۔

اے ہند نواسیو ! تم خوب جانتے ہو کہ وہ بارہ لاکھ یاگی اس وقت مسلمان پٹھانوں کے روپ میں ہیں ۔ جو بقول کرشن جی ہندوستان کی ادھرمی کو دھرم سے بدلنے ، سادھوؤں کا پیری پالن (نشوونما) کرنے اور دُشٹوں کو

ناش کرنے کے لئے مہایاگ منتر (۱۲ لاکھ کی تعداد میں) کے
پڑھے جانے کے بعد اتر کر آ گئے ہیں۔ جو ۱۹۴۳ء میں
حیدرآباد دکن کے سیتارام باغ میں پڑھے گئے تھے۔

اے ہند کے رہنے والے غیر مسلمو! ہندوستان کی پوری
تاریخ گواہ ہے کہ یہاں کی ادھرمی کو دھرم سے بدلنے کے
لئے ہمیشہ کیلاش پربت سے یاگی (دھرم کے لئے قربانی
دینے والے) اترے ہیں۔ رام کے زمانے میں، کرشن
کے زمانے میں، شنکراچاریہ وغیرہ کے زمانے میں یہی لوگ
آتے ہیں اب یہ مسلمان ہیں۔ اب شانتی یعنی اسلام کو
گھر گھر پھیلا دیں گے۔

کام دھین کو کلکی اوتار کی سواری اس لئے کہا گیا ہے کہ
یہ انسان کی بہیمی اور نفسانی خواہشات کا نقشہ ہے کیونکہ

انسان ۸۴ لاکھ جانوروں کی خصوصیات لے کر پیدا ہوا ہے
اور ان سب سے اوپر عورت کا چہرہ اس کی سب سے بڑی
رغبت کی علامت ہے جب ایک اللہ والا ان پر کنٹرول
کر لیتا ہے تو اس کی معراج ہوتی ہے

اہار ندرا بھیے مے تھنانی
سمانیہ نرنام پشونام وے شو
گنانم نرانام ادی کو وے شو
گنانے نہینے پشو بھس سمانی

[illegible]

یعنی غذا، نیند، خوف، شہوت جانوروں اور انسان میں مشترک ہے۔ لیکن گنان یا عرفان صرف انسان سے مختص ہے۔ اگر انسان میں گنان نہیں تو وہ نرا جانور ہے۔

لھذا

کلکی اوتار کی سواری کلکی وہان (براق) کو قرار دینا دراصل اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانیت کے کمال تک پہنچنے کے لئے کلکی اوتار کا کلمہ پڑھنا پڑے گا۔ تب ہی معراج کا راستہ ملے گا۔ یہ نورانی سواری دراصل نفس امّارہ کی مغلوبیت کا نقشہ ہے۔ ضلع دولت آباد (دکن) میں ایلورا کے سولہویں نمبر کے غار "رنگ محل" میں وشنو کے نو۹ اوتار اپنی اپنی سواریوں کے ساتھ دکھائے گئے ہیں مگر دسویں اوتار کلکی اوتار کا بت نہیں ہے صرف سواری

کام دھین (براق) ہے۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ بُت پرستی کا یہاں گزر نہیں۔ دوسرے اوتاروں کے بت بن گئے، مگر کلکی کے معنی بت شکن ہیں، اس لئے اس کا بت نہیں بن سکتا۔ وہ زندہ ہے، بت مردہ کا بنتا ہے اس کا کلمہ زندہ ہے، اس کا دین زندہ، اس کی کتاب زندہ، غرضیکہ ہر چیز زندہ ہے۔

ہندوستان کی بعض تیل سپلائی کرنے والی کمپنیوں نے بھی تیل کے کنستروں پر اسی کام دھین کی تصویر ابھاری ہے۔ سینکڑوں دوکانوں میں اس کی تصاویر آویزاں ہیں۔ سینکڑوں کمپنیوں نے اپنے ٹریڈ مارک میں اسی کام دھین کو رکھا ہے۔ دی ہوئی تصویر کو بغور دیکھو ہر اوتار کی سواری کا ایک حصّہ (عضو) کام دھین (براق) میں ہے۔

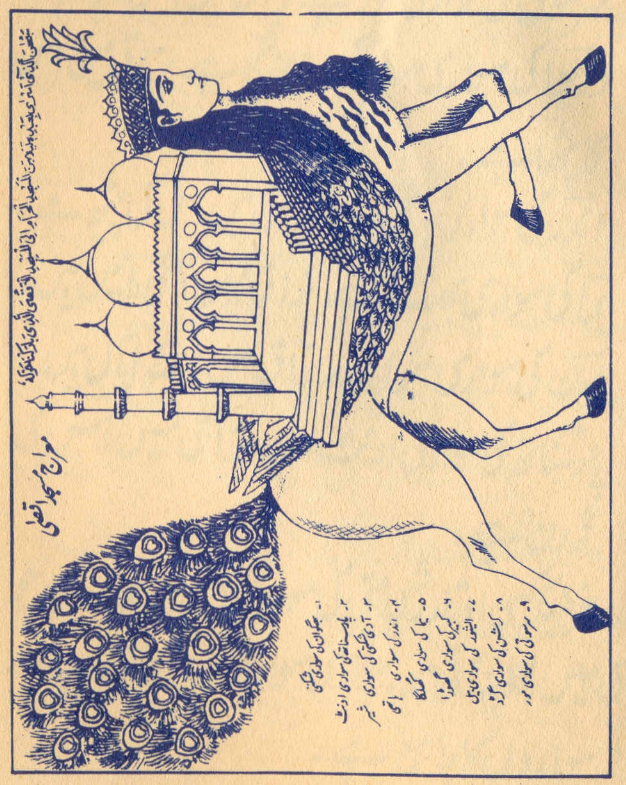

کلکی اوتار تمام اوتاروں کی نورانیت کو اپنے اندر رکھتا ہے اسی طرح اس کی سواری بھی اپنے اندر تمام اوتاروں کی سواریوں کو رکھتی ہے۔

- ایشور کی سواری عورت ہے براق میں اس کا چہرہ ہے۔
- کرشن کی سواری گرڑ (شکرہ) ہے براق میں اس کے پر ہیں۔
- نرسیہوان اوتار کی سواری شیر ہے براق میں اس کا چھاتہ (سینہ) ہے۔
- کبیر کی سواری گھوڑا ہے۔ براق میں اسکے پاؤں ہیں۔
- اگنی کی سواری بکرا ہے براق میں اس کا پیٹ ہے۔
- شیوا کی سواری بیل ہے براق میں اس کا دھڑ ہے۔

※ سرسوتی کی سواری مور ہے براق میں اسکی دُم ہے۔

※ وریوا کی سواری سارنگ نارنگا ہے براق میں اس کا پٹھا ہے۔

※ اندر کی سواری ہاتھی ہے براق میں اس کی پیٹھ ہے۔

※ یما کی سواری بھینسا ہے براق میں اسکی رانیں ہیں۔

※ ورن کی سواری مگرمچھ ہے براق میں اسکے ایال ہیں۔

※ پارسناتھ کی سواری اونٹ ہے براق میں اس کی گردن ہے۔

غرضیکہ کسی اوتار رشی منی کی سواری ایسی نہیں ہے جو براق میں نظر نہ آتی ہو۔ سواری سواریوں کی جامع ہے اور سوار سواروں کا جامع ہے۔

اے ہندوستان کے طول وعرض میں رہنے والو!
کلکی اوتار کے منتظر لوگو! اس کا ظہور تمہاری اپنی کتابوں
کے مطابق شاملدیپ (عربستان) کے ایودھیا
(حرم شریف جہاں جنگ ممنوع ہے) میں سومتی (آمنہ)
کے بطن سے اور وشنو بھگت (عبد اللہ) کے صُلب سے
آج سے چودہ سو سال پہلے ہو چکا ہے پنڈتوں نے تم سے
یہ بات چُھپائی ہے۔ آج بھی دکن کے چھتیس ۳٦ مندروں میں
کلیوگ کا یہی مہامنتر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ
اللّٰهِ لکھا ہوا ہے جس کو سام وید کے ہر منتر کے آخر میں
ہاہا ہوہو ہی کے ذریعے نشر کیا گیا اور آج بھی جانکنی کے

موقع پر پنڈت اسی کو پڑھتے ہیں۔ تاکہ یہ منزل مرنے والے
پر سے آسان ہو جائے۔

(از افادات قبلۂ عالم حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قدس سرہٗ العزیز)

مرتبہ

فقیر حبیب بن وحید

مبلّغ اسلام دیندار انجمن